نعتیہ غزل

میجر (ر) محمد سعید اختر

بُری لگے نہ ذرا بھی مجھے رقیب کی بات
کرے وہ پیار سے جب بھی میرے حبیب کی بات

یہ چاہتے ہیں سبھی ان کے در پہ دَم نکلے
نصیب کس کا ہو ایسا یہ ہے نصیب کی بات

لگے ہے ایسے کہ صدیاں گزر گئی جیسے
میں ان کے در پہ کھڑا تھا یہ ہے قریب کی بات

بغیر ذکر کے ان کے یہ بے کلی نہیں جاتی
کوئی سنا دے انہیں جا کے اِس غریب کی بات

شفا کہاں سے ملے گی عوارضِ دل کو
کوئی مریض نہ مانے اگر طبیب کی بات

نہ اُن کے بعد نبی کوئی اور نہ کوئی رسول
خلاف اس کے نہ مانو کسی مریب کی بات

نقب نہ ختم نبوت میں لگ سکے اختؔر
زمانے بھر میں سنی جائے گر نقیب کی بات